تھا، اور نائٹ بلب کی روشنی گھڑی پر تین کا عمل بتا رہی تھی، باہر سڑک پر ٹانگہ چلنے کی آواز تھی اور کوچوان لہک لہک کر گا رہا تھا میاں محمدؒ کے بول میرے کانوں میں گونجنے لگے ۔

نیچاں دی اشنائی کولوں فیض کسے نئیں پایا ۔ کیکر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا

جدید مرکز احرار

بیادگار
فدائے احرار
شیخ اللہ رکھا مرحوم

احرار ختمِ نبوّت سینٹر اور دار العلوم ختمِ نبوّت کا

سنگِ بنیاد

بدست ہائے مبارک

پیرِ طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم

ضیغمِ احرار ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ العالی

۲۹ دسمبر ۱۹۸۹ء ـــــ جمعۃ المبارک

بوقت ۲½ بجے بعد نماز ـ جمعۃ المبارک

۶۰ ـ ای (مقابل مرکزی مسجد عثمانیہ) ہاؤسنگ سکیم چیچا وطنی

منجانب :

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) عالمی مجلس احرار اسلام ، چیچاوطنی

فون : ۲۱۱۲ ـــ ۵۴۴۰

ادارہ

افغانستان میں آزاد اسمٰعیلی ریاست کے قیام کی سازشیں

آغا خانی سربراہ سید منصور نادری کا فرزندِ "ناہموار"

سیّد جعفر نادری ــــ جسے افغان لیڈر کی حیثیت سے امریکہ میں تیار کیا گیا ــــ

★

نوجوان

سید جعفر جو کہ وسطی امریکہ کے شہر ایلن ٹاؤن پا، کا رہنے والا تھا اور میکڈائل ہوٹل میں استقبالیہ کلرک تھا افغان رہنما کی حیثیت میں کیسے سامنے آیا اس کے بارے میں اس کا پسِ منظر جاننا انتہائی ضروری ہے یہ ۱۹۷۶ء کی بات ہے سید منصور اور اس تینوں بھائیوں کو سیاسی قیدی کی حیثیت میں جیل میں ڈال دیا گیا (کہتے ہیں اس دن کے بعد منصور کے تینوں بھائی پھر کہیں دکھائی نہیں دیئے) منصور نے اپنے گیارہ سالہ بیٹے جعفر کو برطانیہ میں اپنے کسی عزیز کے ہاں رہنے کے لئے بھیج دیا لیکن ڈیڑھ سال بعد ہی سید جعفر برطانیہ سے وسطی امریکہ کے شہر ایلن ٹاؤن پا میں اپنے ایک چچا کے گھر منتقل ہو گیا جہاں اُس نے جعفر نادری کے نام سے ساؤتھ ماؤنٹین مڈل سکول میں داخلہ لے لیا اور ساتھ ہی جز وقتی طور پر میکڈائل ہوٹل میں استقبالیہ کلرک سے کام شروع کر دیا۔ سید جعفر کے بارے میں اس کے ایک اُستاد نے اپنی یاد داشتوں کے حوالے سے لکھا ہے "سید جعفر بہت اچھا لڑکا تھا وہ مزاح کی حس سے بخوبی آگاہ تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ وہ بہت جلد دوستوں کا حلقہ بنا لیتا تھا"۔ اس کے باوجود سید جعفر اپنے بارے میں خود تسلیم کرتا ہے کہ اس کا ایک پہلو بہت خوفناک ہے۔ بعد ازاں وہ ایک موٹر سائیکل والوں کے گروہ میں شامل ہو گیا۔ ایک شب جھیل کے کنارے اس گروہ میں شامل ایک لڑکی یہ جانتے ہوئے بھی کہ جعفر مسلمان ہے اسکی موٹر سائیکل پر کود کر سوار ہو گئی۔ ۱۹۸۰ء کے ابتدائی ایام میں جب کہ روس نے افغانستان پر حملہ کیا تھا۔ اور صوبہ بغلان جو کہ جنوب مغربی حصّے میں واقع ہے اور جہاں تقریباً ۲۰ لاکھ اسماعیلی جو آغا خاں کے پیروکار ہیں میں سیاسی آزادیاں بحال کر دی گئیں تھیں سید منصور کو جیل سے رہا کر دیا گیا تھا اور یوں سید جعفر گھر لوٹ آیا اور ایک مرتبہ پھر سید جعفر سامنے آیا اسکی عمر صرف سترہ برس کی تھی کہ اُس کے باپ کی فوج میں اُسے ۱۲ ہزار لڑاکا فوج میں کمانڈر تعیّنات کر دیا گیا۔ صوبے کی فوجی اہمیت کے پیشِ نظر جو کہ روس کے بارڈر کے ساتھ واقع تھا اور جہاں ۱۰ ہزار دو سو مربع میل پر مشتمل سید جعفر کی جاگیر تھی اُس نے روس سے اسلحہ حاصل کیا اور افغانستان کے اندر جو لڑاکا جتھے موجود تھے انکی قسمت سے فائدہ اُٹھایا اور ایک مضبوط رہنما